غیر مقلدین اپنے اکابر کی نظر میں

غیر مقلدین اپنے امام مجدد نواب صدیق حسن خانصاحب کی نظر میں (م ۱۳۲۰ھ)

نواب صدیق حسن خانصاحب غیر مقلدین کے نزدیک بہت بڑے محقق و مدقق بلکہ مجتہد سمجھے جاتے ہیں۔ غیر مقلدین ان کو عظیم و جلیل شخصیت اور مایہ ناز ہستی قرار دیتے ہیں، ان کی شخصیت پر فخر کرنا اور ان کے کارناموں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اس فرقہ کے مؤلفین کا دستور و معمول ہے حتی کہ غیر مقلدین کے مشہور عالم مولانا ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب عون المعبود ان کو اپنے دور کا مجدد قرار دیتے ہیں۔ (مقدمۃ الحطہ ص ۱۰)

ان کے علمی اور مالی تعاون سے غیر مقلدیت کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا، چنانچہ مشہور منکرِ حدیث حافظ اسلم صاحب جیراجپوری (جنہوں نے غیر مقلد گھرانہ میں جنم لیا، جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں میرے والد صاحب خالص اہلحدیث (غیر مقلد) تھے، نیز لکھتے ہیں۔ ہمارا گھر مقامی اور بیرونی علماء اہلحدیث کا مرجع تھا (نوادرات ص ۳۴۴۔۳۷۱) اسلم صاحب پھر غیر مقلدیت سے ترقی کر کے منکرین حدیث کے امام بنے اور ساری زندگی انکارِ حدیث کی تبلیغ میں ساعی اور کوشاں رہے اور اس کی اشاعت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے) نواب صاحب کی غیر مقلدیت کی اشاعت کے سلسلہ میں خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

Difa e Ahnaf Library App

نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھوپال سے اس تحریک (تحریک غیر مقلدین) کی مالی اور علمی امداد کی جس سے اس کو عظیم الشان تقویت حاصل ہوئی۔ (نوادرات ص۳۴۲)

ہندوستان کے ہر حصہ سے غیر مقلد علماء کی نواب صاحب کے دربار میں آمدورفت رہتی، نیز وہ غیر مقلد علماء جو تصنیف و تالیف اور بحث و مباحثہ کے ذریعہ علماء احناف کا مقابلہ کیا کرتے نواب صاحب کی طرف سے ان کی تحسین اور حوصلہ افزائی کی جاتی، نہ صرف حوصلہ افزائی کی جاتی بلکہ ان کی مالی امداد میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا جاتا۔

چنانچہ حافظ جیراجپوری (غیر مقلدین کے گھر کے بھیدی) لکھتے ہیں۔

نواب صاحب کی ذات اور نواب شاہ جہان کی علمی قدر دانی کی بدولت بھوپال اس زمانہ کے علماء وفضلا کا مرکز تھا، نیز اقطاع ہند میں جو علماء مقلدین اور کتاب وسنت کی اشاعت کرتے تھے ان میں اکثر بھوپال سے رابطہ رکھتے تھے اور بعض کو امداد بھی ملتی تھی اسی وجہ سے ہندوستان کے ہر حصہ سے اس جماعت کے اہل علم کی وہاں آمدورفت رہتی تھی۔ (نوادرات ص۳۴۳)

نواب صاحب کے اس مختصر تعارف کے بعد اب احقر غیر مقلدین کے بارہ میں نواب صاحب کے خیالات عالیہ اور فرمودات عالیہ پیش کرتا ہے۔

نواب صاحب نے اپنی جماعت میں جو نقائص وخسائس دیکھے انہیں بلا کم وکاست پوری دیانت داری اور صاف گوئی سے قلم وقرطاس کے حوالہ کر دیا ہے۔

نواب صاحب کے خیالات عالیہ اور فرمودات عالیہ ملاحظہ ہوں۔

نواب صاحب کے خیالات و فرمودات غیر مقلدین کے بارہ میں

نواب صاحب اپنی مشہور تالیف ''الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ'' میں غیر مقلدین کی ناپسندیدہ حرکات اور طریق کار کا محاسبہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

؎ یہ غیر مقلدین کی پیدائش کا زمانہ نواب صدیق حسن خان صاحب کا دور حکومت ہے

فقد نبتت فی هذا الزمان فرقة ذات سمعة ورياء تدعی لانفسها علم الحديث والقرآن والعمل بهما مع العلاة فی كل شان مع انها ليست فی شیء من اهل العلم والعمل والعرفان فان لجهلها عن العلوم الآلية لابلغها لطالب الحديث فی تكميل هذا الشان وبعدها من الفنون العالية التی لا مندوحة لسالك طريق السنة عنها فضلا عن كمالات اخریٰ. (الحطه ۱۵۳

(شائع کردہ اسلامی اکادمی لاہور)

اس زمانہ میں ایک ریاکار اور شہرت پسند فرقہ نے جنم ﴿۱﴾ لیا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لئے قرآن و حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کا دعویدار ہے حالانکہ علم و عمل اور عرفان سے اس فرقہ کو دور کا واسطہ اور تعلق بھی نہیں اس لئے کہ یہ گروہ علوم آلیہ سے جاہل ہے جن کی واقفیت طالب حدیث کے لئے نہایت ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ فرقہ علوم عالیہ سے بھی جاہل ہے کہ طریق سنت پر چلنے کے لئے جن کے بغیر چارہ کار نہیں، جب یہ لوگ علوم آلیہ ﴿۱﴾ اور علوم عالیہ سے جاہل ہیں تو دوسرے علوم اور کمالات سے یہ کیسے اور کیونکر متصف ہو سکتے ہیں۔

نواب صاحب چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔

ولذلک تراهم يقتصرون منها علی النقل ولا يصرفون العناية الیٰ فهم السنة ويظنون ان ذلک يكفيهم وهيهات بل المقصود من الحديث فهمه وتدبر معانيه دون الاقتصار علی مبانيه.

(الحطه ص ۵۳)

اسی لئے ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ حضرات محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث شریف کے فہم اور اس کے معانی و مفاہیم میں غور و خوض کی طرف متوجہ اور ملتفت نہیں ہوتے اور اس زعم فاسد اور ظن باطل میں مبتلا ہیں کہ محض الفاظ کا نقل کر لینا ہی ان کی نجات اور سرخروئی کے لئے کافی اور وافی ہے حالانکہ یہ خیال باطل حقیقت سے کوسوں دور ہے کیونکہ حدیث سے مقصود حدیث کا سمجھنا اور اس کے معانی و مفاہیم میں تدبر و تفکر کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرنا۔

﴿۱﴾ وہ علوم جو قرآن و سنت سمجھنے کیلئے ذریعہ اور آلہ ہیں جیسے صرف، نحو اور لغت وغیرہ

کچھ سطروں کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

ولا يعرفون من فقه السنة في المعاملات شيئا قليلاً ولا يقدرون على استخراج مسئلة واستنباط حكم على اسلوب السنن واهلها وهم اكتفوا عن العمل بالدعاوى اللسانية وعن اتباع السنة بالتسويلات الشيطانية ثم اعتقدوها عين الدين فقد اختبرت اياهم مراراً فما وجدت احدًا يرغب في طريق الصالحين او ليسير سيرة المؤمنين بل وجدت جملتهم منهمكين في الدنيا الدنية مستغرقين في زخارفها الردية جامعين للجاه والمال طامعين فيه من دون مبالاة الحلال والحرام خلاة الاذهان عن حلاوة الاسلام فسلة القلب بالنسبة الى المسلمين.

اور یہ لوگ معاملات کے بارے میں حدیث کی سمجھ اور سوجھ بوجھ سے بالکل عاری اور بے بہرہ ہیں، سنن اور اصحاب سنن کے اسلوب اور طریق پر کسی ایک مسئلہ کے استخراج اور کسی ایک حکم کے استنباط پر بھی قادر نہیں ہیں اور یہ لوگ حدیث پر عمل کرنے کی بجائے زبانی جمع خرچ پر اور سنت کے اتباع کی جگہ شیطانی تسویلات پر اکتفا کرتے ہیں اور اس کو عین دین تصور کرتے ہیں۔ میں نے انہیں بار ہا آزمایا پس میں نے ان میں سے کسی کو سلف صالحین اور مومنین کے طریق کار اور سیرت کو اپناتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ میں نے سب (غیر مقلدوں) کو کمینی دنیا میں منہمک اور اس کے ردی ساز وسامان میں مستغرق پایا نیز مرتبہ وجاہ اور مال ومنال کے جمع کرنیوالے، اور حلال وحرام کی تمیز کے بغیر اس کی طلب میں سرگرداں پایا۔ نیز اسلام کی حلاوت، مٹھاس اور شیرینی سے خالی الذہن اور عام مسلمانوں کی نسبت بہت سنگدل پایا۔ (الحطہ ص ۱۵۱)

آگے لکھتے ہیں:

وكيف يفلح قوم يخالف

وہ جماعت کامیابی اور فوز وفلاح سے کیسے

قولھم فعلھم وفعلھم قولھم یقولون عن خیر البریۃ وھم شر البریۃ.

ہمکنار ہوسکتی ہے جس کا قول اس کے فعل کے اور اس کا فعل اس کے قول کے مخالف ومنافی ہے، جو سرور کائنات علیہ السلام کے اقوال واحادیث تو نقل کرتے ہیں (لیکن ان پر عمل نہ کرنے کی بناء پر) یہ لوگ ساری کائنات میں بدتر اور شریر ہیں۔

(الحطہ ص ۱۵۴)

اس کے بعد نواب صاحب غیر مقلدین کے حسب حال دو شعر نقل کرتے ہیں جن کا ماحصل اور لب لباب یہ ہے کہ غیر مقلدین کی مثال اس عیار و مکار اور ریا کار عابد و زاہد کی سی ہے جو زہد و تقدس کا مظاہرہ کرنے میں بڑا ہوشیار اور شاطر تھا، جہنم اور اس کے اہوال کو بیان کیا کرتا۔ سونے چاندی کے ظروف میں کھانے پینے کو مکروہ جانتا لیکن موقع ملنے پر چاندی کے ظرف چرانے میں بھی کوئی باک اور خوف محسوس نہ کرتا۔ یہ مثال بیان کرنے کے بعد نواب صاحب تحریر کرتے ہیں۔

. فیاللہ للعجب من ان یسمون انفسھم الموحدین المخلصین وغیرھم بالمشرکین المبتدعین وھم اشد الناس تعصباً وغلوا فی الدین. (ص ۱۵۴)

یہ امر انتہائی تعجب وحیرت کا باعث ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو خالص موحد گردانتے اور اپنے سوا مسلمانوں کے سب مکاتب فکر کو مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ لوگ سب سے زیادہ غالی اور متشدد ہیں۔

کچھ سطروں کے بعد تحریر کرتے ہیں۔

والمقصود ان ھولاء القوم رؤیتھم قذاء العیون وشجی الحلوق وکرب النفوس وحمی الارواح وغم الصدور و مرض القلوب ان انصفتھم لم تقبل طبیعتھم الانصاف

مقصود یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مقلدوں) کا دیکھنا آنکھوں کی چبھن، حلقوں کی (گلوں) گھٹن، جانوں کے کرب اور دکھ، روحوں کے بخار، سینوں کے غم اور دلوں کی بیماری کا باعث اور سبب ہے، اگر تم ان سے انصاف کی بات کرو تو ان کی طبیعتیں انصاف قبول کرنے سے انکار

........قد انتكست قلوبهم وعمى عليهم مطلوبهم. (ص۱۵۵)

کریں گی۔ ان کے دل اوندھے ٹیڑھے اور کج ہو چکے ہیں اور ان کا مقصد ان کی آنکھوں سے مخفی اور اوجھل ہو چکا ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں

فما هذا دين ان هذا الا فتنة في الارض و فساد كبير. (ص۱۵۵)

ان کا یہ طرز عمل اور طریق کار دین اسلام کے تقاضوں کے یکسر منافی ہے اور یہ لوگ زمین میں فساد کبیر اور فتنۂ عظیم ہے۔

ولو كان لهولاء اخلاص في القول والعمل وحرص على العلم النافع عند مجئ الاجل وخيفه من الحي القيوم وحياء من النبي المعصوم لزهدوا في اوساخ الاموال ولاستنكفوا عن التنرى مبزى الصلحاء لصيد الجهال ولا يرضوا بالعاجل عن الاجل فلا ياكلوا مال المسلم بالباطل ولا يكتفوا من علم الحديث علىٰ رسمه ومن العمل مالكتاب علىٰ اسمه

اگر یہ لوگ قول و عمل میں مخلص ہوتے اور موت کے بعد نفع دینے والے علم پر حریص ہوتے اور انہیں خدائے حی و قیوم کا خوف دامن گیر ہوتا اور نبی معصوم ﷺ کی شرم و حیا ہوتی تو یہ لوگوں کے مالوں کی میل کچیل میں رغبت نہ کرتے اور جاہلوں کے شکار کے لئے صلحاء کا روپ نہ دھارتے اور عقبیٰ کے بجائے دنیائے دنی پر راضی نہ ہوتے اور مسلمانوں کا مال باطل طریقوں سے نہ کھاتے اور حدیث پر عمل کرنے کے بجائے محض اس کے نشان پر اور کتاب اللہ پر عمل کے بجائے محض اس کے نام پر اکتفانہ کرتے۔

ولا يصحبوا اهل الدنيا ليلاً و نهارًا ولا يروا غيره تعالىٰ للمهام مدارًا. (ص ۱۵۵)

اور رات دن دنیاداروں کی صحبت اختیار نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کے ماسوئی کو اپنے اہم امور میں ملجا اور مدار نہ بناتے۔

پھر کچھ سطروں بعد لکھتے ہیں

لا ومقلب القلوب وعلام الغيوب ان المومن الذى يخاف مقامه بين يدى الله تعالیٰ لا يجترئ ابدًا مثل ذلک الاجتراء ولا يرضى سرمدًا من نفسه المنصفة سيرة هولاء وقانا الله تعالیٰ و جميع المسلمين عن زيغ هؤلاء الطلبة للدنيا فى سرادق الدين و حفظنا و سائر المتقين عن المداهنة والنفاق والوقاحة وصحبة الجاهلين.

(ص ۱۵۶)

دلوں کو پھیرنے والے اور غیبوں کو جاننے والے خدائے بزرگ و برتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونے سے خائف ہے وہ ان لوگوں جیسی جرات نہیں کرسکتا اور اس کا منصف نفس ان لوگوں کی سیرت سے کبھی بھی راضی نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ان لوگوں کی گمراہی اور کجی سے بچائے جو دین کے پردے میں دنیا کے طالب ہیں اور حق تعالیٰ ہمیں اور سب اہل تقویٰ کو مداہنت (سہل انگاری) نفاق، بے شرمی و بے حیائی اور جاہلوں کی صحبت سے بچاوے۔ (آمین)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ نواب صاحب کے قلم برق رقم نے کس صفائی اور سچائی سے اپنی جماعت کی تاریخ پیدائش بیان کی اور اس کی خامیوں اور نقائص کی نشاندہی کی ہے، حقیقتیں اور صداقتیں کس طرح ان کی نوک قلم سے سطح قرطاس پر بکھرتی اور نکھرتی چلی گئی ہیں۔

نواب صاحب کے مقالہ کے مذکورہ اقتباسات سے درج ذیل حقائق اور نتائج آشکارا ہوئے۔

۱ یہ فرقہ ایک نوخیز اور نومولود فرقہ ہے، اس کی تاریخ پیدائش نواب صاحب کا زمانہ یعنی تیرھویں صدی ہے، اس فرقہ نے نواب صاحب کے زمانہ میں جنم لیا۔

۲ یہ لوگ قرآن وحدیث کے علوم سے یکسر ناواقف اور بالکل بے بہرہ ہیں۔

۳...... یہ لوگ حدیث کے ظاہری الفاظ کو طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں لیکن احادیث کے معانی و مفاہیم اور حقائق و دقائق کے سمجھنے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔

۴...... یہ لوگ سلف صالحین کے طریقہ سے منحرف اور دنیائے دوں، مرتبہ و جاہ اور مال و منال کی طلب میں حلال و حرام کی تمیز کے بغیر سرگرداں ہیں۔

۵...... ان کی طبیعتیں انصاف قبول کرنے کی صلاحیت سے یکسر محروم اور ان کے قلوب خلوص وللّٰہیت سے بالکل خالی ہیں۔

۶...... یہ لوگ خدائے تعالیٰ کے خوف، آخرت کی مسؤلیت کے احساس اور نبی معصوم ﷺ کی شرم و حیاء سے عاری اور بے نصیب ہیں۔

۷...... علماء کا روپ دھار کر جاہلوں کے مالوں کو لوٹنا اور ان کی عزتوں سے کھیلنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

۸...... کتاب و سنت کی تعلیمات و ہدایات سے اعراض اور غیر اللہ کو اپنا ملجا و ماوی بنانا ان کا امتیازی نشان ہے۔

۹...... یہ لوگ علوم عالیہ و آلیہ سے جاہل اور ناواقف ہیں۔

۱۰...... یہ لوگ بڑے ریاکار اور شہرت پسند ہیں۔

۱۱...... یہ لوگ آخرت کے بجائے دنیائے دوں کے حظوظ و لذائذ پر قانع ہیں۔

غیر مقلدین، مشہور غیر مقلد عالم مولوی محمد شاہجہانپوری کی نظر میں

مولوی محمد شاہ جہانپوری غیر مقلدوں کے بڑے عالم اور محقق ہیں۔ ان کی معروف کتاب ''الا رشاد الی سبیل الرشاد'' غیر مقلدوں کے نزدیک بڑی معرکۃ الآراء اور معیاری کتاب ہے اور یہ حضرات اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔

مولوی صاحب موصوف اس کتاب میں لکھتے ہیں۔

'' کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آ رہے ہیں جس سے لوگ بالکل نا آشنا ہیں، پچھلے زمانہ میں شاذ و نادر اس خیال کے

لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے، اپنے آپ کو تو وہ اہلحدیث یا محمدیؑ یا موحد کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یالا مذہب لیا جاتا ہے۔'' (الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۱۳)

دیکھئے مولوی محمد صاحب شاہجہانپوری نے کس وضاحت اور صراحت سے اس حقیقت کا اعتراف واقرار کیا ہے کہ غیر مقلدوں کا مذہب ایک نامانوس مذہب و مسلک ہے، اس مذہب سے لوگ بالکل ناآشنا، ناواقف اور غیر متعارف تھے، اس مذہب کا نام ابھی تھوڑے دنوں سے سننے میں آیا ہے۔

اگر یہ فرقہ نوخیز اور نومولود نہ ہوتا بلکہ قدیم سے چلا آرہا ہوتا تو لازماً لوگ اس کے نام سے آشنا ہوتے، اس کی خدمات سے واقف ہوتے، اس کے خیالات وحالات سے مانوس ہوتے، اس کے نظریات وآراء سے روشناس ہوتے۔ لیکن لوگوں کا اس فرقہ سے بالکل ناآشنا اور ناواقف ہونا اس کے نوخیز اور نومولود ہونے پر قطعی دلالت کرتا ہے۔

غیر مقلدین اپنے گھر کے بھیدی اور محرم راز اسلم جیراجپوری کی نظر میں

مشہور منکر حدیث حافظ اسلم جیراجپوری جو غیر مقلدین کے گھر کے بھیدی اور محرم راز ہیں اس لئے کہ یہ صاحب پہلے غیر مقلد تھے جیسا کہ اسلم صاحب اپنے خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والد صاحب اگرچہ خالص اہلحدیث تھے۔ مگر ان میں تعصب مطلق نہ تھا۔

(نوادرات ص ۳۷۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام راہسن روڈ کراچی)

نیز لکھتے ہیں:۔

ہمارا گھر مقامی اور بیرونی علماء اہلحدیث کا مرجع تھا۔ (نوادرات ص ۳۴۴) غیر مقلد علماء کی ان کے گھر بکثرت آمدورفت کا یہ تلخ ثمرہ برآمد ہوا کہ اسلم صاحب اسلام ہی کو سلام کر بیٹھے اور اپنے قلم کی توانائیاں اور جولانیاں الحادوارتداد اور لادینیت اور

زندقہ پھیلانے اور انکار حدیث پر جھوٹے دلائل وضع کرنے اور تراشنے میں صرف کرتے رہے۔

ناظرین کرام! اب آپ غیر مقلدین کے محرم راز اور واقفِ اسرار جناب اسلم صاحب کی تحقیق انیق ملاحظہ فرمائیں۔ اسلم صاحب لکھتے ہیں۔

پہلے اس جماعت نے اپنا کوئی خاص نام نہیں رکھا تھا۔ مولانا شہید کے بعد جب مخالفوں نے ان کو بدنام کرنے کے لئے وہابی کہنا شروع کیا تو وہ اپنے آپ کو محمدی کہنے لگے پھر اس کو چھوڑ کر اہلحدیث کا لقب اختیار کیا جو آج تک چلا آتا ہے۔

(نوادرات ص ۳۴۳)

اسلم صاحب (جوگھر کے بھیدی ہیں) کی تحقیق بلکہ شہادت سے بھی یہ حقیقت پوری طرح واضح اور بے نقاب ہوگئی ہے کہ یہ جماعت نوخیز اور نومولود ہے، جس طرح نومولود بچے کی پیدائش کے بعد اس کا نام رکھا جاتا ہے (بعض علاقوں میں رواج ہے کہ وہ چھ سات دن بعد بچے کا نام رکھتے ہیں) اسی طرح یہ جماعت چونکہ نومولود تھی اس لئے اس کا نام بھی نہیں رکھا گیا تھا، جب اس کی پیدائش اور ولادت پر کچھ وقت گزر گیا تو پہلے اس کا نام محمدی رکھا گیا لیکن ان لوگوں کو یہ نام پسند نہ آیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف نسبت ان کو ذرہ بھر نہ بھائی تو یہ فرقہ اس نام کو چھوڑ کر اہلحدیث کے لقب سے ملقب ہوا اور باقاعدہ انگریز سے اس نام کی الاٹمنٹ کرائی۔

غیرمقلدین محدث اعظم شهیر فی الآفاق مولاناشاہ محمد اسحٰق صاحب دهلوی

(متوفی رجب ۱۲۶۳ھ ۱۸۴۶ء) جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی (متوفی ۷ شوال بروز شنبہ ۱۲۳۹ھ) **کی نظر میں**

میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے تمام غیر مقلد سوانح نگار، مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلویؒ کو میاں صاحب کا استاد خاص قرار دیتے ہیں، بطور نمونہ احقر ایک

حوالہ پیش کرتا ہے۔ الحیات والممات کا مصنف لکھتا ہے۔

میاں صاحب نے صحاح ستہ تفسیر جلالین تفسیر بیضاوی، کنز العمال، جامع صغیر للسیوطی شاہ اسحٰق دہلویؒ سے پڑھیں۔ یہ کتابیں پڑھنے کے بعد میاں صاحب تیرہ برس کی مدت مدید تک شب و روز مولانا موصوف کی بابرکت صحبت سے برابر مستفیض ہوتے رہے۔ (الحیات بعد الممات ص ۴۳)

غیر مقلدین کے نزدیک محدث کبیر حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلویؒ چونکہ میاں صاحب کے خاص الخاص استاذ ہیں اس لئے حضرت شاہ صاحب کی رائے گرامی غیر مقلدین کے بارہ میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے)

ائمہ اربعہ کے اتباع سے انکار کرنے والا گمراہ ہے

شہیرِ فی الآفاق حضرت شاہ اسحاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

کسے کہ حقیقت مذاہب اربعہ نداند وانکار اتباع ایشاں کند آں کس ضال است۔ (تنبیہ الضالین ص ۳۶)	جو شخص ائمہ اربعہ کے مذاہب کو برحق نہ جانے اور ان کے اتباع سے انکاری ہو وہ شخص ضال یعنی گمراہ ہے۔

میاں صاحب کے استاد اور خسر مولانا عبدالخالق صاحب شاہ صاحب کے اس فتویٰ کی تشریح میں رقمطراز ہیں۔

یعنی بعض صورتوں میں وہ کافر ہے اور مبتدع خبیث اور بعض صورتوں میں فاسق، اور لفظ ضال عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لئے چنانچہ قرآن شریف میں تینوں قسموں پر ضال کا اطلاق کیا گیا ہے۔ (تنبیہ الضالین ص ۳۷)

جو شخص ائمہ اربعہ کی تقلید کو بدعت کہے اس کی فرضی اور نفلی نماز مقبول نہیں

(حضرت شاہ اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:)

''مأتہ مسائل'' حضرت مولانا شاہ اسحٰق صاحبؒ دہلوی کی ایک مشہور اور محققانہ علمی کتاب ہے جس میں حضرت شاہ صاحبؒ نے تیموری خاندان کے بعض شاہزادگان و صاحبزادگان کے سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات زیب قرطاس فرمائے ہیں۔

مأتہ مسائل کا باسٹھواں سوال ائمہ اربعہ کے مقلدین کو بدعتی کہنے کے بارہ میں ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے وہ اس قابل ہے کہ غیر مقلدین اس کو آویزہ گوش بنائیں۔

ذیل میں احقر یہ سوال و جواب نقل کرتا ہے۔

سوال شصت و دوم (باسٹھواں سوال)

مقلد ایشاں را بدعتی گویند یا نہ؟	ائمہ اربعہ کے مقلدین کو بدعتی کہنا جائز ہے یا نہیں
جواب	**جواب**
ہرگز مقلد ایشاں را ہرگز بدعتی نخواہند گفت زیرا کہ تقلید ایشاں را تقلید حدیث شریف است بس متبع حدیث را بدعتی گفتن ضلال و موجب نکال است	ائمہ اربعہ کے مقلدین کو ہرگز ہرگز بدعتی نہیں کہنا چاہیے اس لئے کہ ان کی تقلید حدیث شریف کی تقلید ہے پس متبع سنت کو بدعتی کہنا ضلال (گمراہی) اور باعث وبال ہے
	(مائۃ مسائل ص ۹۳)

اس کے بعد تریسٹھواں سوال یہ ہے کہ

سوال شصت و سوم

بر تقدیر بدعتی گفتن نماز و نفل ایشاں مقبول شد یا نہ؟	ائمہ اربعہ کی تقلید کو بدعت کہنے کی صورت میں غیر مقلدوں کی نماز اور نوافل مقبول ہیں یا مردود۔

جواب

برتقدیر بدعتی گفتن زائل شد مقلدین کو بدعتی کہنے کی صورت میں ان کی
پس آنچہ برآں مرتب بودہ آں نماز اور نوافل ضائع ہو کر بکھرے ہوئے
ہم مثل ہباءً منثوراً گردید۔ ذرات کی شکل اختیار کر گئے یعنی ان کی نماز
اور نوافل بالکل بیکار اور باطل ہو گئے، ان پر
(مائۃ مسائل ص ۹۳) کوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

غیر مقلدین، مفتی ھند مولانا مفتی صدر الدین صاحب دہلویؒ استادِ خاص نواب صدیق حسن خانصاحب کی نظر میں

مولانا مفتی صدر الدین صاحب دہلوی جناب نواب صدیق حسن خانصاحب کے خاص الخاص استاد ہیں۔

چنانچہ نواب صاحب کی مشہور کتاب ''الحطہ'' کا مقدمہ نگار ''وشیوخہ'' (نواب صاحب کے اساتذہ) کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے۔

منهم الشيخ الامام محمد صدر نواب صاحب کے اساتذہ میں سے ایک
الدين خان مفتى بلدة دهلى' من شیخ امام مولانا صدر الدین خان صاحب
تلامذة الشيخ الكامل مولانا ہیں بلدۂ دہلی کے مفتی جو کہ شیخ کامل مولانا
المرحوم الشيخ عبدالعزيز واخيه الشاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور ان کے
رفيع الدين بھائی شاہ رفیع الدین صاحب کے
مقدمۃ الحطہ ص۱۰ شاگردوں میں سے ہیں۔

ناظرین کرام! اب ذیل میں نواب صاحب کے استاد خاص مفتی صدر الدین خان صاحب کی رائے گرامی ملاحظہ فرمادیں۔ فرماتے ہیں۔

کسیکہ مذہب یکے از ائمہ اربعہ اختیار کند آں متبع است سنت رسول اللہ ﷺ وشخصے عامی بلکہ عالم را نیز کہ بمرتبہ اجتہاد نرسیدہ باشد تقلید یکے از مجتہدانِ امت واجب است وبالفعل مذاہب اربعہ از مجتہدین امت مشہور و متواتر و مقبول و مدون و منقول است پس تقلید یکی راازیں چہار ائمہ اختیار باید کرد و منکران حقیقت مذاہب اربعہ وبدعت گویندان تقلید ضال و مضل اندوھم اضلوا کثیراً وضلوا عن سواء السبیل

(تنبیہ الضالین ص ۴۵)

جو شخص کہ ائمہ اربعہ کے مذاہب میں سے کسی مذہب کو اختیار کرتا ہے وہ سنت رسول اللہ ﷺ کا متبع اور پیروکار ہے، عام آدمی بلکہ اس عالم کے لئے بھی جو مرتبہ اجتہاد پر فائز نہ ہوا ہو، امت کے مجتہدوں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرنا واجب اور ضروری ہے، مجتہدین امت کے چار مذاہب بالفعل (فی الحال) مشہور و متواتر اور مدون و منقول ہیں۔ پس ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید اختیار کرنی چاہیے، مذاہب اربعہ کی حقانیت کے منکر اور تقلید کو بدعت کہنے والے خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنیوالے ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور خود بھی راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔

غیرمقلدین اپنے شیخ الکل شمس العلماء میاں نذیر حسین دہلویؒ کے استاذ اور خسر مولانا عبدالخالق صاحب (التوفی ۱۲۶۱ھ) کی نظر میں

مولانا عبدالخالق صاحب میاں صاحب کے بڑے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں، میاں صاحب نے ان سے کافی علمی استفادہ کیا ہے ''تراجم علماء اہلحدیث ہند'' اور الحیات بعد الممات'' کے مؤلفوں کے مطابق میاں صاحب نے مولانا موصوف سے کافیہ، قطبی، مختصر المعانی، شرح وقایہ، نورالانوار اور حسامی پڑھی ہیں۔

(الحیات بعد الممات ص ۳۷، وتراجم علماء اہلحدیث ہند ص ۱۳۶ ج ۱)

ان کتب کے علاوہ میاں صاحب نے مولانا عبدالخالق صاحب سے انتہائی کتب درسیہ بھی پڑھی ہیں چنانچہ نتائج التقلید کا مصنف لکھتا ہے۔

ابتدائی کتب درسیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ہندوستان کے پایہ تخت دہلی پہنچے اور مولانا عبدالخالق صاحب شاگرد رشید مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی اور حضرت شاہ اسحٰق صاحب دہلوی نور اللہ مرقدھما کی خدمت میں حاضر ہو کر انتہائی کتب درسیہ شروع کیں۔ (نتائج التقلید ص ۱۳)

میاں صاحب دورہ کے اسباق میں سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف پہلے مولانا عبدالخالق صاحب سے پڑھتے پھر دوسرے دن یہی اسباق حضرت شاہ اسحٰق صاحب سے پڑھتے۔ چنانچہ مؤلف مذکور لکھتا ہے۔

''کتاب وسنت کی تعلیم حاصل کرنے کا طریقہ بھی خداوند کریم نے آپ کو عجیب اور نرالا القاء فرمایا، وہ یوں کہ ایک دن پہلے عصر وشام کے درمیان وہی سبق بخاری ومسلم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سے پڑھتے اور دوسرے دن وہی سبق اپنے وقت کے مشہور امام ومحدث حضرت مولانا شاہ اسحٰق صاحب سے پڑھتے۔ (نتائج التقلید ص ۱۳)

مولانا عبدالخالق صاحب نہ صرف میاں صاحب کے استاذ ہیں بلکہ خسر بھی ہیں چنانچہ مولوی فضل حسین صاحب بہاری لکھتے ہیں۔

عنفوان شباب میں آپ دہلی پہنچے، مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ و اراکین دہلی سے تھے کے مکان پر ٹھہرے، پانچ برس تک تحصیل علم میں معروف رہے اور تقریباً چھ برس کے بعد مولانا ممدوح نے اپنی صاحبزادی سے آپ کی شادی کر دی۔ (الحیاۃ بعد المماۃ ص ۲۲۸ مکتبہ شعیب حدیث منزل کراچی نمبر ۱)

میاں صاحب کے استاد اور خسر ہونے کی بناء پر مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت غیر مقلدین کے بارہ میں نہایت وقیع اور زبردست ہے۔

مولانا عبدالخالق صاحب نے جب اپنی دختر نیک اختر کی شادی میاں صاحب

سے کی اس وقت میاں صاحب کی وہابیت اور غیر مقلدیت ظاہر و باہر نہیں ہوئی تھی بلکہ تقیہ کے دبیز پردوں میں مستور و محجوب تھی۔ ورنہ مولانا میاں صاحب سے اپنی لڑکی کی شادی ہرگز ہرگز نہ کرتے کیونکہ مولانا عبدالخالق صاحب غیر مقلدوں کے بہت سخت خلاف تھے جیسا کہ مولانا کی مشہور "غیر مقلدیت شکن" کتاب "تنبیہ الضالین" کے درج ذیل اقتباسات سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگی۔

اس فرقہ نواحداث کا بانی عبدالحق بنارسی ہے

مولوی عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلدوں کے بارہ میں رقمطراز ہیں۔

(۱)...... سو بانی مبانی اس فرقہ نواحداث (غیر مقلدین) کا عبدالحق ہے جو چند دنوں سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المؤمنین (سید احمد شہید) رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا اور علماء حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا۔(تنبیہ الضالین ص ۱۳)

(۲)...... اگر حضرت امیر المؤمنین (سید احمد شہیدؒ) اس زمانہ میں ہوتے تو ان نئے مذہب والے مفسد گمراہوں غیر مقلدوں کا وہی حال کرتے جو ان کے پیشوا عبدالحق کا کیا تھا یعنی مردود کہتے اور نکلوا دیتے۔ اور بھلا جو امراء اور دیندار ہیں تو جہاں مسلمانوں کی ریاست اور حکومت ہے جیسا کہ مکہ، مدینہ، روم، شام، بلخ اور بخارا وہاں تو ایسی باتیں ظاہر کریں ، دیکھیں تو کیا ہوتا ہے۔ سوائے لات، جوتی اور قتل وقید کے اور کچھ ان کے نصیب نہ ہوگا۔ اور نئے مذہب والوں (غیر مقلدوں) میں اکثر ایسے بداصل اور رذیل النفس بہرے ہیں کہ نہ علم ہے نہ فضل۔(تنبیہ الضالین ص ۹)

(۳)...... یہ لوگ (غیر مقلدین) جاہلوں سے اپنے تئیں مولانا اور محدث اور محی السنۃ اور قامع البدعت کے خطاب کی شہرت دیتے ہیں۔ اے بھائی مسلمانو! یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانہ کے نائب دجال ہیں یعنی باطل کو حق میں ملانے والے۔ (تنبیہ الضالین ص ۷)۔

(۴)……اب اے بھائیو! ان کی چکنی چکنی باتوں پر نہ بھولیو اور ان کے وعظ و نصیحت پر نہ دھوکہ کھائیو! یہ لوگ (غیر مقلدین) رہزن ہیں، نان کھائیں گے ایمان کھودیں گے (چھینیں گے) ان سے مقدور بھر الگ ہی رہو اور خوب بچ کر نکلو اور ایسے لوگوں کے ذلیل کرنے اور نکال دینے میں مطابق حکم خدا اور رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ یہ لوگ بڑے فسادی ہیں اور مکار۔(سحبیہ الضالین ص ۱۲)

(۵)……یہ نئے مذہب والے (غیر مقلد حضرات) کسی مذہب کو نہیں مانتے، اجماع کے مخالف ہیں، ان کو محمدی خالص جاننا عین ضلالت ہے، ہاں ویسے محمدی ہونگے جیسے عبداللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف ثقفی، (سحبیہ الضالین ص ۳۹)

(۶)…… یہ لوگ اپنے آپ کو محمدی اور دوسرے مذاہب والوں کو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہیں۔(سحبیہ الضالین ص ۳۲)

(۷)……لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں اور حقیقت میں محمد یوں کے خلاف ہیں (سحبیہ الضالین ص ۱۳)

(۸)……فرقہ گمراہ کہ جو منکر تقلید ائمہ اربعہ کے ہیں اور نیا طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں۔

(۹)……اور یہ فرقہ غیر مقلدین چاروں مذاہب کے حق ہونے پر انکار رکھتا ہے اور علماء کے اجماع کو خلاف جانتا ہے اور چاروں اماموں کی تقلید کو بدعت کہتا ہے۔
(سحبیہ الضالین ص ۳۳)

(۱۰)……اور ان کا مذہب اکثر باتوں میں روافض سے ملتا ہے جیسا روافض پہلے رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرأۃ خلف الامام کے مسئلے امام شافعیؒ کی دلیلوں سے ثابت اور ترجیح دیکر عوام کو خصوصاً حنفی مذہب والے کو شبہ میں ڈالتے ہیں پھر جب یہ بات خوب اپنے معتقدوں کے ذہن نشین کر چکے تب آگے اور مسئلوں میں متشکی اور متردد بناتے ہیں۔(سحبیہ الضالین ص ۵)

(۱۱)……بعضے کم علم لوگوں نے حضرت کی خبر شہادت کے بعد اپنی ناموری اور جاہلوں

میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردہ میں دنیا کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علیحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی میں رخنہ ڈالنا شروع کیا۔ سو اے مسلمانو! یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانہ کے نائب دجال ہیں یعنی باطل کو حق میں ملانے والے، ایسے لوگ اس زمانہ میں بہت ظاہر ہوں گے یا یہ اصلاً روافض شیعہ مذہب میں سینوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں اور آہستہ آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں، ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے تیرھویں سپارے کے نویں رکوع میں فرمایا ہے۔ والذین ینقضون عهد الله من بعد الخ ویفسدون فی الارض اولئک......ولهم سوء الدار (ص ۷)

(۱۲)......اب لازم ہے بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو اور تحقیق جانو اور یقین کرو کہ یہ طریقہ لامذہب والوں کا ہے خلاف حکم خدا اور رسول اور علمائے سلف کے صرف اپنی نمود اور بزرگی اور بڑائی جتانے کو ہے اور اس طریقہ سے تمام علماء اور خلفاء حضرت امیر المؤمنین کے ناراض ہیں اور ہرگز یہ طریقہ حضرت موصوف کا نہ تھا۔ جو کوئی یہ دعویٰ کرے اور لوگوں سے کہے اس کو محض جھوٹے اور کاذب جانو۔ (تنبیہ الضالین ص ۸ تا ۹)

غیر مقلدین، مولوی قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری (مشہور غیر مقلد عالم) کی نظر میں

ناظرین باتمکین! اب آپ اس نومولود و نوخیز فرقے کے ایک دوسرے بڑے اور مشہور محقق عالم مولانا قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری کے خیالات و احساسات اور افکار و تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

جناب قاضی صاحب موصوف نے اپنی جماعت کے اوصاف و کمالات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور اس کے نقائص و خصائص، کمزوریوں اور خامیوں، ضلالتوں اور جہالتوں کی خوب خوب نشاندہی کی ہے۔

قاضی صاحب موصوف اپنی معروف کتاب کتاب التوحید والسنۃ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ الملقب باظہار کفر ثناء اللہ بجمیع اصول آمنت باللہ کے ص ۲۶۲ میں لکھتے ہیں۔

پس اس زمانہ کے جھوٹے اہل حدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ماجاء الرسول سے جاہل ہیں وہ صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف، یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے (الیٰ اَنْ قَالَ) مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی اور حسنین کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلا دیں کچھ پرواہ نہیں۔ اسی طرح ان جہال بدعتی کاذب اہلحدیثوں میں کوئی ایک دفعہ رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر، بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں بھی نہیں ہوتے اگرچہ علماء اور فقہاء اہلسنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے۔

سبحان اللہ ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور سر اس کا یہ ہے کہ وہ مذہب وعقائد اہلسنت والجماعت سے نکل کر اتباع سلف سے مستنکف و مستکبر ہو گئے ہیں۔ فافہم وتدبر (خیر التقلید ص ۷)

جناب قاضی صاحب نے نہایت صاف گوئی، راست بازی اور حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنی جماعت کی حقیقت پسندی سے تقدس کا نقاب اتار کر اس کو اس کے اصلی خدوخال اور رنگ و روپ میں پیش کیا ہے۔

قاضی صاحب نے مذکورہ عبارت میں اپنے فرقہ کی درج ذیل خصوصیات بیان کی ہیں۔

۱...... اس زمانہ کے غیر مقلد اہلحدیث ہونے کا دعوی کرنے میں بالکل جھوٹے، سو فیصدی کاذب اور سولہ آنے دروغگو ہیں۔

۲...... یہ لوگ اہل بدعت کے طریق کار پر گامزن اور عمل پیرا ہیں۔

۳...... یہ سلف صالحین (صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین فخام، ائمہ مجتہدین ذوالمجد والاحتشام رضی اللہ عنہم) کے مخالف دشمن اور ان سے بیزار و متنفر ہیں۔

۴...... یہ لوگ حقیقت ماجاء بہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات عالیہ، آپ ﷺ کے فرمودات طیبات، آپ ﷺ کی تعلیمات و ہدایات اور آپ کے ﷺ اقوال و احادیث کے معانی و مفاہیم ان کے اسرار و رموز اور ان کے حقائق و دقائق اور نکات سے بے بہرہ، بے حظ اور جاہل و غافل ہیں۔

۵...... یہ لوگ روافض (شیعوں) کے خلیفہ، جانشین اور وارث ہیں۔

۶...... یہ شیعوں کی طرح کفر و نفاق کا باب (دروازہ) ہیں۔

۷...... یہ الحاد و زندقہ، لادینیت اور ارتداد کا مدخل (باب) ہیں۔

۸...... یہ لوگ علم دین سے ناواقف، ناآشنا اور جاہل ہیں۔

۹...... یہ لوگ شیعوں کی طرح سلف صالحین (صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ) کو گالیاں دینے ان پر سب و شتم کی بوچھاڑ کرنے اور ان کی توہین، بے عزتی اور ہتک کرنے میں ذرہ بھر خوف، ڈر اور جھجک محسوس نہیں کرتے۔

۱۰...... یہ لوگ فروعی مسائل کی آڑ میں کفر و نفاق، بداعتقادی و لادینیت اور انتشار و خلفشار پھیلا رہے ہیں اور اتحاد و اتفاق کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر رہے ہیں۔

۱۱...... یہ لوگ ضد، ہٹ دھرمی، مکابرہ، مجادلہ، اور عناد میں انتہاء کو پہنچے ہوئے ہیں، اہلسنت کے علماء اور فقہاء خواہ ہزار دفعہ ان کو سمجھائیں، لاکھ دفعہ ان کو ضد چھوڑنے کی تلقین کریں، کروڑ مرتبہ ان کو راہ راست کی نشاندہی کریں۔ مگر یہ ضدی اور ہٹ دھرم لوگ ہرگز ہرگز ان کی صحیح اور درست بات پر کان دھرنے کے لئے آمادہ نہ ہونگے، جو مسلک انہوں نے اپنا لیا ہے اس کے خلاف علماء اہل سنت والجماعت خواہ کتنے ہی قوی اور وزنی دلائل و براہین پیش کریں خواہ قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ کیوں نہ ہوں آپ ان سے اس بات کی قطعاً امید نہ رکھیں کہ یہ اہلسنت والجماعت کے پیش کردہ دلائل کو قابل التفات اور لائق اعتبار سمجھیں گے۔ بلکہ شور و غل مچا کر غلط توجیہات اور بیہودہ تاویلات کریں گے۔

۱۲...... جس طرح روافض (اہل تشیع) حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حسن و حسین

رضی اللہ عنہما کی مبالغہ اور غلو کے ساتھ تعریف کر کے سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں کھلی چھٹی ہے جو چاہیں کریں پھر وہ جس قدر الحاد و دہریت اور لادینیت وارتداد پھیلادیں کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

اسی طرح روافض کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اگر کوئی شخص سلف صالحین بالخصوص سیدنا امام اعظم، فقیہ اکبر رئیس المجتہدین جن کی امامت فی الفقہ اجماع سے ثابت ہے کی توہین وتنقیص کر کے اور ایک آدھ دفعہ رفع یدین اور آمین بالجہر کر کے جس قدر بداعتقادی ولادینیت اور الحاد وارتداد پھیلائے اس سے یہ ذرہ بھر چیں بجبیں نہیں ہوتے۔

۱۳...... یہ لوگ روافض کی اقتداء واتباع کی بناء پر مذہب اہلسنت والجماعت سے خارج ہیں۔

غیر مقلدین اپنے مشہور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کی نظر میں

بٹالوی صاحب فرقہ غیر مقلدین کے مشہور عالم بلکہ اس کے اہم ستون شمار کئے جاتے ہیں، ان کی کوششوں سے انگریز سرکار کے دفاتر اور کاغذات سے لفظ وہابی منسوخ ہو کر اس جماعت کے لئے اہلحدیث کا نام الاٹ ہوا۔ چنانچہ مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی، بٹالوی صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے ''اشاعۃ السنۃ'' کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی، لفظ وہابی آپ ہی کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔ (سیرت ثنائی ص ۳۷۲)

جناب بٹالوی صاحب کفر وارتداد اور فسق وفجور کے اسباب ومحرکات اور علل وعوامل پر روشنی ڈالتے ہوئے اور غیر مقلدیت کے تلخ نتائج وثمرات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے

ساتھ مجتہد مطلق (ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر وارتداد کے اسباب اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے، گروہ اہلحدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں، اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوئے جاتے ہیں'' (بحوالہ خیر التنقید)

بٹالوی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت سے درج ذیل حقیقتیں آشکارا ہوئیں۔

(۱)...... بے علمی یا کم علمی کے ساتھ ترک تقلید کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غیر مقلد بالآخر اسلام کو ہی سلام کر بیٹھتا ہے۔

(۲)...... کفر وارتداد اور الحاد ولادینیت کے گو اور بھی اسباب ہیں لیکن سب سے بڑا سبب تقلید کا چھوڑنا ہے۔

(۳)...... قبیلہ غیر مقلدین کے افراد ترک تقلید کے نتیجہ میں آزاد اور خود مختار ہو جاتے ہیں، قرآن وسنت کو چھوڑ کر من مانے اجتہادات کرتے اور اپنے لئے سہولتیں تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

غیر مقلدین مولانا داؤد غزنوی
(متوفی ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء) کی نظر میں

مولانا داؤد غزنوی غیر مقلد علماء میں علمی اور سیاسی لحاظ سے اہم مقام کے حامل تھے۔ اس کے دوش بدوش وہ معتدل اور متوازن طبیعت کے مالک بھی تھے، تعصب اور تشدد سے دور تھے، غیر مقلد حضرات کے تعصب سے وہ سخت شاکی اور نالاں تھے اور وقتاً فوقتاً وہ غیر مقلد حضرات کو بڑی دلسوزی سے ان کے غیر معقول رویہ اور نازیبا طرز عمل پر سرزنش فرمایا کرتے اور اس کے بھیانک نتائج اور روح فرسا عواقب سے آگاہ فرماتے رہتے مگر غیر مقلد حضرات نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ کسی معقول بات پر کان نہیں دھریں گے، انہوں نے نواب صدیق حسن خان صاحب اور بٹالوی صاحب اور قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری جیسے اپنے اکابر واسلاف کی تنبیہات کو درخور اعتنا نہیں سمجھا تو

یہ حضرات مولانا غزنوی کی بات کیسے اور کیونکر مانتے، یہ لوگ تا حال اپنی سابقہ ناپسندیدہ روش کو اپنائے ہوئے ہیں۔

خیر اب آپ مولانا داؤد غزنویؒ کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

غیر مقلد حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرنے اور ان کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے (مولانا غزنویؒ)

اس سلسلہ میں مولانا (داؤد غزنوی) نے سامعین (جو اکثر و بیشتر اہلحدیث تھے) کو سخت الفاظ میں تنبیہ کی کہ دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہلحدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلاوجہ نہیں، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (مولانا داؤد غزنویؒ ص ۸۸۔۸۷)

جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے

مولانا داؤد غزنویؒ جو مولانا موصوف کی سوانح حیات ہے اس میں مولانا محمد اسحاق بھٹی کا ایک مقالہ درج ہے جس میں انہوں نے مولانا غزنوی کے بارہ میں اپنے تاثرات واحساسات کا اظہار فرمایا ہے، اس مقالہ میں وہ ائمہ کرام کا احترام کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

ائمہ کرام کا ان کے دل میں انتہائی احترام تھا، حضرت امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی بے حد عزت سے لیتے، ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہلحدیث کی تنظیم سے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ بڑے دردناک لہجہ میں فرمایا۔

مولوی اسحاق! جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی روحانی بددعا لے کر

بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنیفہؒ، ابوحنیفہؒ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہؒ کہہ دیتا ہے۔ پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیوں کر پیدا ہوسکتی ہے۔ یاغربۃ العلم انما اشکو بثی و حزنی الی اللّٰہ۔ (مولانا داؤد غزنوی ص ۱۳۶) (مرتبہ مولانا سید ابوبکر غزنوی)

غیرمقلدین، مولوی عبدالعزیز صاحب سیکرٹری جمعیۃ مرکزیہ اھلحدیث کی نظر میں

مولوی صاحب موصوف اپنی کتاب ''فیصلہ مکہ'' کے ص ۲ پر'' اہلحدیث میں مداہنت'' کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

''اہلحدیث جو اپنے ایمانیات وعقائد کی پختگی میں ضرب المثل تھے ایسے ہی.....طرح کے رنگ بدلنے والے علماء کی وجہ سے متزلزل ہو گئے اور صفات الٰہی اور دوسرے ایسے ہی مسائل میں معتزلہ اور متکلمین وغیرہ کے مسلک سے اختلاف و ناپسندیدگی کی وہ شان جو کبھی ان میں پائی جاتی تھی وہ دن بدن کم ہوتی گئی اور جوں ہی کہ معتزلہ اور متکلمین کی شریعت کو دوبارہ زندہ کرنے والے حضرات ہم میں پیدا ہو گئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی جماعت میں مذہبی احساس دن بدن کم ہونے لگا توحید و اتباع سنت کے لئے وہ جوش ہوہ ولولہ اور وہ شدت وصلابت جو کبھی ہمارے لئے مایہ ناز تھی دن بدن رخصت ہونے لگی، جس کا نتیجہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آج جماعت اہلحدیث ایک جسم بلا روح رہ گئی بلکہ جسم کہتے ہوئے بھی قلم رکتا ہے، آج ہم میں تفرق وتشتت کی یہ حالت ہے کہ شاید ہی کسی جماعت میں اس قدر اختلاف وافتراق ہو، مذہبی احساسات وعقائد کی پختگی کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا اور اسی مذہبی احساس کی کمی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک جماعت کو جو سلف صالحین صحابہ کرامؓ اور محدثینؒ عظام کے مسلک ومشرب کی سختی کے ساتھ پابند و عامل تھی اور اس مسلک کو زندہ ومحفوظ رکھنے کے لئے پوری شدت وصلابت کا ثبوت دے رہی تھی۔ ضدی، ہٹ دھرم اور مصلحت ناشناس کہنے لگے۔ (فیصلہ مکہ ص ۲،۳)

"جماعت غرباء اهلحدیث"

دوسرے غیرمقلدوں کی نظر میں

جماعت غرباء اہلحدیث غیرمقلدوں کی ایک ذیلی شاخ ہے، اس جماعت کی تاسیس میں کیا عوامل کارفرما تھے، کس مقصد کے تحت اس کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے بانی مولانا عبدالوہاب صاحب کن خیالات وافکار کے حامل تھے، اس بارے میں احقر کچھ اپنی طرف سے کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس جماعت کے ایک اہم فرد مولوی محمد مبارک لیکچرار نبی باغ کالج کراچی تلمیذ خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی کے خیالات عالیہ جماعت غرباء اہلحدیث کے بارہ میں پیش کرتا ہے۔ گھر کا بھیدی ہونے کی حیثیت سے مولوی محمد مبارک کی شہادت نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

ناظرین کرام! یہ اہم شہادت ملاحظہ فرما کر مذکورہ جماعت کی حقیقت واصلیت اس کی اصلی شکل میں دیکھیں۔

جمات اهلحدیث کی تاسیس کے مقاصد

مولوی محمد مبارک صاحب لکھتے ہیں:۔

''جماعت غرباء اہلحدیث'' کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت کے مقصد کے لئے رکھی گئی ہے۔ کتنا مبارک مقصد ہے، صرف یہی مقصد نہیں بلکہ تحریک مجاہدین یعنی سید احمد بریلویؒ کی تحریک کی مخالفت کر کے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہاں تھا جس کا اظہار اس طرح کیا گیا کہ ۱۹۱۱ء میں مولوی عبدالوہاب ملتانی صاحب نے امام ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ جو میری بیعت نہیں کرے گا وہ جہالت کی موت مرے گا۔

(علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص ۴۸)

مؤلف مذکور اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر تحریر کرتے ہیں مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی نے ۱۹۱۱ء میں اپنی امامت کا دعوی کیا جس کے مقاصد درج

ذیل تھے۔

۱.....تحریک مجاہدین کو نقصان پہنچانا جس سے انگریز خوش ہو۔

۲..... جماعت میں انتشار

۳ .....خود کو نمایاں حیثیت سے پیش کرنا۔

مولوی محمد مبارک صاحب، جماعت غرباء اہلحدیث کی تاسیس کے مقاصد بیان کرنے کے بعد مولانا عبدالوہاب ملتانی کی لیاقت و قابلیت اور ذہانت و فطانت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مولانا عبدالوہاب ملتانی بالکل صفر تھے (مولوی محمد مبارک صاحب)

کیونکہ یہ شیخ الکل کے دوسرے تلامذہ کے مقابلہ میں بالکل صفر تھے، مثلاً مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی نے مجاہدین کی قیادت اندرون ملک اس وقت سنبھالی جب کہ اہلحدیث ہندوستان میں گرفتار ہو رہے تھے"۔

اس کے بعد مؤلف مذکور شیخ الکل کے بعض شاگردوں کے کارنامے اور صلاحیتیں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"مولانا عبدالوہاب ملتانی میں یہ صلاحیتیں مفقود تھیں لہذا امامت کا دعویٰ کیا جس سے تینوں مقاصد پورے ہو گئے لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو بالکل نظر انداز کر دیا ملاحظہ ہو۔

اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الأخر منهما. (احمد و مسلم) جب دو خلیفہ کی بیعت کی جائے تو بعد کے خلیفہ کو قتل کر دو۔ (احمد و مسلم)

جماعت غرباء اهلحدیث پوری جماعت مع امام کے واجب القتل هے

(مولانا محمد مبارک کراچوی، مؤلف علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص ۵۲-۵۳)

مولوی صاحب موصوف حدیث مذکور نقل کر کے لکھتے ہیں۔

اس بناء پر جماعت غرباء اہلحدیث باغی جماعت ہے جس کا جماعت اہلحدیث سے کوئی تعلق نہیں بلکہ پوری جماعت مع امام کے واجب القتل ہے، افسوس سید احمد شہید کی تحریک کامیاب ہو جاتی (اس کی کامیابی پر اظہار افسوس کیوں) تو ضرور جماعت غرباء اہلحدیث کو مع امام کے قتل کیا جاتا جس طرح سیدنا امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا تھا۔

جس طرح مسیلمہ کذاب کی حمایت کرنے والے مجرم تھے، اسی طرح وہ علماء جو جماعت غرباء اہلحدیث کے جلسوں کو رونق بخشتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں۔

(علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص ۵۲،۵۳)

غیر مقلدین، مشہور مصنف و محقق مولانا عبدالحی لکھنوی کی نظر میں

مولانا عبدالحی لکھنویؒ سے غیر مقلدین بڑی عقیدت رکھتے ہیں، فروعی مسائل پر بحث کرتے ہوئے غیر مقلد حضرات مولانا عبدالحی صاحب لکھنویؒ کی کتب کے اقتباسات (سیاق وسباق سے کاٹ کر، خیانت کر کے) بڑی کثرت سے پیش کیا کرتے ہیں اور مولانا موصوف کو بہت بڑا محقق و مدقق جانتے ہیں، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ غیر مقلدین کے بارہ میں مولانا لکھنویؒ کی رائے گرامی بھی بیان کر دی جائے تا کہ ناظرین کرام مولانا موصوف کے خیالات عالیہ غیر مقلدین کے بارہ میں ملاحظہ فرما کر ان کے اصلی خدوخال کا مشاہدہ فرما دیں۔

مولانا موصوف نیچریوں کے عقائد کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اخوانهم الا صاغر المشهورين بغير المقلدين سموا انفسهم باهل الحديث وشتان مابينهم وبين اهل الحديث.	ان نیچریوں کے چھوٹے بھائی جو غیر مقلدین کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے اپنا نام اہلحدیث رکھ چھوڑا ہے حالانکہ ان میں اور اصلی اہل حدیث (محدثین) میں بہت بڑا فرق ہے۔ (زمین و آسمان کا)
(آلاثار المرفوعہ ص ۲۴۸)	

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ مولانا لکھنویؒ غیر مقلدین کو کس نظر سے دیکھتے تھے اور ان کی نظر میں ان کی کیا حیثیت تھی۔

غیر مقلدوں کے مشہور عالم اور مناظر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری خاندان غزنویہ، مولوی ابراھیم سیالکوٹی اور مولوی شمس الحق عظیم آبادی کی نظر میں

یہ حضرات مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر ''تفسیر القرآن بکلام الرحمان'' کے بارہ میں اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر میں چالیس غلطیاں کی ہیں۔ بعض جگہ احادیث اور بعض جگہ صحابہ کرامؓ اور تمام محدثین کے خلاف تفسیر کی ہے، اور متکلمین معتزلہ، جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا اتباع کیا ہے، مذکورہ مقامات بلاشبہ ایسے ہیں کہ فرق ضالہ کے خیالات کو تائید پہنچا سکتے ہیں اور اہل سنت اہل حدیث کے مخالف اس سے خوش ہوں اور عند المقابلہ اس تفسیر سے تمسک کریں اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب اہل حدیث سے خارج ہیں۔ (فیصلہ مکہ ص ۶۔۲)

مولوی شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ھیں

میرے نزدیک جیسا کہ اس وقت ہم نے سمجھا ہے، اقتداء فرق ضالہ مثل مرزا قادیانی و اتباع مرزا و روافض وغیرہم من اہل البدعۃ والہواء ہرگز جائز نہیں ہے اور اقتداء کو جائز کہنا درمیان جماعت اہلحدیث کے تفرقہ ڈالنا اور فساد کی جڑ بونا ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون انما اشکو بثی و حزنی الی اللّٰہ...... ہم کو اس مسئلہ امامت و اقتداء میں جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا ہے اور قادیانی اقتداء کو جائز کہہ دیا ہے اور قبل اس کے چند مسائل منکرہ شائع کئے ہیں تو اب آئندہ اندیشہ اس کا ہے کہ نہ معلوم اب کیا مسائل اس میں شائع ہوں، اب اس کو پرچہ الحدیث کہنا خطا

ہے بسبب اشاعت مسئلہ امامت واقتداء کے فتنہ عظیم پھیل گیا ہے۔ (فیصلہ مکہ ص ۷)

غیرمقلدین کے امام و مناظر مولانا ثناء الله امرتسری صاحب حافظ عبدالله صاحب روپڑی کی نظر میں

ایک بزرگ کی طبیعت بہت دنوں سے علیل تھی اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے اور اس کے بعد ایک اور حافظ صاحب (یعنی حافظ عبداللہ روپڑی) تشریف لائے اس حافظ (عبداللہ روپڑی) نے اس بزرگ کو یہ کہا کہ تم نے مولوی ثناء اللہ کو کیوں آنے دیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ ان سے تمہاری خاصی دوستی ہے، بزرگ کو ان صاحب (یعنی عبداللہ روپڑی) نے یہ بھی کہا کہ تم مولوی ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے اور ان صاحب نے اس بزرگ سے یہ بھی کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے لکھ دو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مشرک و بے دین ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۱۱)

غیرمقلدین کے رهنمامولوی حافظ عبدالله روپڑی، مولاناابوسعید محمد شرف دین ناظم مدرسه سعیدیه پل بنگش دهلی کی نظر میں

حافظ (عبداللہ روپڑی) صاحب کا مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مشرک و بے دین کہنا و بتانا......حسد یا لاعلمی پر مبنی ہے......آگے چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں کہ ان صاحبان (یعنی روپڑی خاندان) کے پاس سوا کفر کے ٹکسال کے اور کیا رکھا ہے مگر کفر بھی مسلموں موحدوں کے لئے ڈھالتے ہیں، یہ سب حسد، لاعلمی یا خودغرضی ہے اور کچھ نہیں...... اہل حدیث حضرات کو ان حافظ (عبداللہ روپڑی) صاحب کی طرف بالکل توجہ نہیں کرنی چاہیے، اس لئے کہ وہ بالکل راہ راست سے منحرف ہو کر ایسے فتوے دیتے ہیں۔............(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ ص ۲۱۲، ۲۱۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مشرک و بے دین کہنے والے (مولانا حافظ عبداللہ روپڑی وغیرہ) کافر ہو گئے

مشہور غیر مقلد عالم مولانا الٰہی بخش مدرس مدرسہ دار الہدیٰ محلہ کشن گنج دہلی

کا فتویٰ

مولانا ثناء اللہ صاحب...... کو بے دین و مشرک کہنا بعید از عقل و نقل ہے اور کوتاہ نظری پر مبنی ہے، مولانا ثناء اللہ پکے موحد ہیں، اللہ تعالیٰ ہم مسلمین کو پھوٹ کی وبا سے محفوظ رکھے۔ جو ذرہ ذرہ بات پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اور فتویٰ لگانے سے خود کافر ہو جاتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ص ۲۱۳۱)

غیر مقلدین اپنے مشہور عالم اور بہت بڑے مفسر و مترجم علامہ وحید الزمان کی نظر میں

غیر مقلدین کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور صحابہ اور تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں، حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔

(وحید اللغات مادہ ''شعب'' بحوالہ حیات وحید الزمان ص ۱۰۲)

علامہ صاحب اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے، جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑ گئے، برا بھلا کہنے لگے، بھائیو! ذرا تو انصاف اور غور کرو، جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔ (وحید اللغات مادۃ ''شر'' بحوالہ حیات وحید الزمان ص ۱۰۲)

اسی کتاب کے ایک اور مقام پر علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا گروہ اہلحدیث ماشاء اللہ ایسا گروہ ہے کہ ایک دفعہ میں سخت مشکل میں پھنس گیا۔ یہاں تک کہ زوال عزت و جان کا خوف ہو گیا تھا مگر طائفہ اہلحدیث میں سے کسی نے ایک خط بھی ہمدردی کا نہیں لکھا۔ (وحید اللغات مادہ ''لہو'' بحوالہ حیات وحید الزمان ص ۱۴۱)

غیر مقلدین، مشہور غیر مقلد مؤرخ، ادیب اور عالم مولانامسعود عالم ندوی کی نظر میں

جماعت اہل حدیث کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی (۱۳۵٦ھ،۱۲۸۸ھ) نے سرکار انگریز کی اطاعت کو واجب قرار دیا اور حد یہ کہ بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیئے۔ ان بے چارے (محمد حسین بٹالوی) کو یہ ہوش نہیں رہا کہ وہ اپنے کو سرکار کی زد سے بچانے کی فکر میں کیا کر رہے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو کس پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان ہی جیسے بعض علماء اہلحدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ موجودہ جماعت اہل حدیث آمین و رفع یدین اور اس قسم کے دو چار فروعی مسئلوں پر قانع ہو کر رہ گئی ہے بلکہ اس کی حیثیت جماعت سے زیادہ ''فرقہ'' کی ہو گئی ہے، اہل حدیث سے تحزب اور گروہ بندی کی بو آتی ہے۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۲۹ تا ۳۱)

''مطبوعہ مکتبہ ملیہ اردو بازار راولپنڈی''

یہ تھے کچھ فرمودات اکابر غیر مقلدین کے غیر مقلدین کے بارے میں

(والسلام)

☆.....☆.....☆.....☆